# 46529-کیا پینٹ پہن کر نماز ادا کرنا باطل ہے؟

## سوال

کیا پینٹ میں نماز ادا کرنی باطل ہے، کیونکہ میں نے بعض لوگوں سے ایسا سنا ہے، اس لیے کہ پینٹ شرمگاہ کا حجم واضح کرتی ہے؟

## پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی نے نماز ادا کرتے وقت زیبائش اور خوبصورتی اختیار کرتے ہوئے لباس پہننے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

.{اے بنی آدم مسجد کی حاضری کے وقت زیبائش اختیار کیا کرو، اور کھاؤ پیو اور اسراف مت کرو، کیونکہ اللہ تعالی اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا}.الاعراف (31).

چنانچہ مسلمان شخص کو نماز کے وقت زیبائش و خوبصورتی اختیار کرنے کا مامور ہے، ایسا نہیں جیسا کہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے بعض لوگ سونے والا لباس پہن کر ہی نماز ادا کر لیتے ہیں، یا پھر کام کاج وغیرہ گندہ لباس ہی پہن کر نماز ادا کرتے ہیں، اور نماز کے لیے کوئی خوبصورتی اختیار نہیں کرتے، حالانکہ اللہ تعالی خوبصورت ہے، اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے.

علماء کرام نے ستر چھپانا کم از کم خوبصورتی قرار دی ہے، اسی لیے انہوں نے نماز میں ستر چھپانا نماز صحیح ہونے کی شروط میں ایک شرط قرار دي ہے، چنانچہ ستر ننگا ہونے کی حالت میں نماز صحیح نہیں ہوگی.

"ستر چھپانے" کا تقاضا یہ ہے کہ ستر چھپانا واجب ہے، اور جس چیز سے بھی ستر چھپ جائے نماز صحیح ہوگی، چاہے وہ لباس تنگ ہو اور شرمگاہ کے حجم کو واضح کرتا ہو.

مختلف فقہی مذاہب کے علماء کرام نے صراحتا یہی بیان کیا ہے، ذیل میں ہم ان کے اقوال پیش کرتے ہیں:

حنفی مذہب:

الدر المختار میں ہے:

اور ساتھ چپک جانا، اور شکل واضح کرنا نقصان دہ نہیں.اھ

دیکھیں: الدر المختار (2/84).

یعنی نماز میں ایسا لباس پہننا نقصان دہ نہیں ہوگا.

در مختار کے حاشیہ میں ابن عابدین کہتے ہیں:

قولہ: اس کا ساتھ چپکنا نقصان دہ نہیں"

یعنی مثلا اس کا سرین (چوتڑ) کے ساتھ چپک جانا کوئی نقصان دہ نہیں ہے.

اور" شرح المنية"کی عبارت ہے :

لیکن اگر وہ اتنا موٹا ہو کہ اس سے چمڑے کی رنگت نظر نہ آتی ہو لیکن وہ عضو کے ساتھ چپکا ہوا ہو، اور اس کی شکل بھی واضح کرے کہ دیکھنے میں بالکل عضو کی شکل ہو، تو نماز کے جواز سے منع نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ستر چھپا ہوا ہے" انتہی

ابن عابدین کی کلام ختم ہوئی.

دوم :

شافعی مسلک :

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" اگر اس کا رنگ چھپا ہوا ہو، اور جسم اور چمڑا کا حجم ظاہر ہو مثلا گھٹنا اور سرین (چوتڑ) وغیرہ تو ستر چھپا ہونے کی بنا پر نماز صحیح ہوگی.

اور دارمی اور صاحب البیان نے توجیہ کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ :

جب حجم ظاہر کرے تو اس کی نماز صحیح نہیں، یہ ظاہری طور پر غلط ہے. اھ

امام نووی رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی.

دیکھیں : المجموع للنووی (176/3).

سوم :

مالکی مسلک :

الفواکہ الدوانی میں ہے :

" مرد کی ایک کپڑا میں نماز ہو جاتی ہے "

اس میں بطور ندب یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ لباس اتنا موٹا ہو کہ جسم کا وصف ظاہر نہ ہو اور نہ ہی اس کی رنگت ظاہر ہوتی ہو، وگرنہ مکروہ ہوگا، کیونکہ وہ سارے جسم کو چھپائے ہوئے ہے، اس لیے کہ اگر ستر مغلظ (دبر اور قبل) چھپی ہوئی ہو، یا پھر وہ لباس وصف بیان کرے یعنی شرمگاہ کا حجم ظاہر کرتا ہو.... تو اس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے، اور وقت کے اندر نماز دوبارہ ادا کرنا ہوگی" انتہی مختصرا.

دیکھیں : الفواکہ الدوانی (216/1).

چنانچہ یہاں انہوں نے شرمگاہ کی تحدید کرنے والے لباس میں نماز ادا کرنی مکروہ بیان کی ہے، حرام نہیں.

اور حاشیۃ الدسوقی میں ہے :

" شرمگاہ کے حجم کو ظاہر کرنے والے لباس میں ادا کی گئی نماز صحیح ہے، لیکن وہ مکروہ ہوگی، اور یہ کراہت تنزیہی ہے، اگر وقت باقی ہو تو اس کے لیے وقت میں نماز دوبارہ ادا کرنا مستحب ہے "

اور بلغۃ السالک میں ہے :

" اور ستر چھپانے والا لباس موٹا ہونا چاہیے جو بادی الرائے میں جسم کی رنگت بیان نہ کرے، نہ تو بالکل رنگت واضح کرے، اور نہ ہی غور سے دیکھنے پر رنگت کا علم ہوتا ہو، لیکن اگر ابتدائی نظروں میں ہی وہ رنگت بیان کرتا ہو تو اس لباس کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہوگا ( یعنی گویا کہ اس نے بے لباس اور ننگے ہو کر نماز ادا کی ہے، کیونکہ ستر ہی چھپا ہوا نہیں ) لیکن اگر غور سے دیکھنے کے بعد رنگت نظر آتی ہو تو پھر وقت ہوتے ہوئے نماز دوبارہ ادا کرے گا، مثلا شرمگاہ کے حجم کی تحدید ہوتی ہو اور اس کی رنگت نظر آئے، کیونکہ متعبر یہی ہے کہ اس حالت میں نماز ادا کرنا کراہت تنزیہ میں شامل ہوتا ہے " انتہی بتصرف

دیکھیں : بلغۃ السالک (283/1).

چہارم :

مذہب حنبلی :

بہوتی رحمہ اللہ " الروض المربع " میں بیان کرتے ہیں :

" لباس میں عضو کا حجم واضح نہ ہونا معتبر نہیں، کیونکہ اس سے اجتناب ممکن نہیں ہے " انتہی

دیکھیں : الروض المربع (494/1).

ابن قاسم " الروض المربع " کے حاشیہ بہوتی کے قول پر تعلیقا کہتے ہیں :

ان کے ساتھ موافقت میں " اھ

یعنی آئمہ ثلاثہ ابو حنیفہ، مالک، شافعی رحمہم اللہ کے ساتھ موافقت کرتے ہوئے.

یعنی اس مسئلہ میں امام احمد رحمہ اللہ آئمہ ثلاثہ کے موافق ہیں.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" اور اگر وہ اس کی رنگت چھپاتا ہو اور خلقت ظاہر کرے ( یعنی حجم کو بیان کرتا ہو ) تو نماز جائز ہے، کیونکہ اس سے احتراز ممکن نہیں " اھ

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (287/2).

اور المرداوی "الانصاف" میں لکھتے ہیں :

مجد بن تیمیہ کا کہنا ہے :

عورت کے لیے اپنے لباس پر کوئی چیز باندھنا مکروہ ہے ( یہ کہ وہ اپنے لباس پر بیلٹ وغیرہ باندھے ) تا کہ اس کے بدن کے اعضاء کا حجم ظاہر نہ ہو.

ابن تمیم وغیرہ کہتے ہیں :

نماز میں عورت کے لیے اپنے درمیان میں رومال اور بیلٹ وغیرہ باندھنا مکروہ ہے " انتہی بتصرف

دیکھیں : الانصاف (471/1).

اور فقہ السنۃ میں سید سابق کا کہنا ہے :

" وہ لباس پہننا واجب ہے جو ستر کو چھپائے ، اور اگرچہ ستر چھپانے والا لباس تنگ اور چست ہو اور جسم کے اعضاء کی تحدید کرے " اھ

دیکھیں : فقہ السنۃ (97/1).

چنانچہ اہل علم کے یہ اقوال تنگ اور شرمگاہ کی تحدید کرنے والے لباس میں ادا کی گئی نماز کی صحت پر صریحا دلالت کرتے ہیں.

اس کا یہ معنی نہیں کہ لوگوں کو تنگ اور چست لباس پہننے کی دعوت دی جائے ، بلکہ تنگ لباس نہیں پہننا چاہیے ، اور نہ ہی ایسا لباس پہن کر اس میں نماز ادا کرنی چاہیے ، کیونکہ یہ نماز کے وقت خوبصورتی اور زیبائش اختیار کرنے کے حکم کے منافی ہے ، بلکہ یہاں تو کلام یہ ہوئی ہے کہ اس میں نماز ادا کرنا صحیح ہے یا نہیں ؟

فضیلۃ الشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ تعالی نے ایسے چست اور تنگ لباس جس میں عورت کے ستر کے حجم کی تحدید ہوتی ہو میں ادا کردہ نماز صحیح ہونے کا فتوی دیا ہے ، لیکن وہ ایسا لباس پہننے میں گنہگار ہوگی.

شیخ صالح الفوزان کہتے ہیں :

" ایسا تنگ لباس جو جسم کے اعضاء اور عورت کے جسم اور اس کے سرین اور پچھلے حصہ اور جسم کے سارے جوڑوں کے حجم کو ظاہر کرے پہننا جائز نہیں ، تنگ اور چست لباس نہ تو مردوں کے لیے پہننا جائز ہے ، اور نہ ہی مردوں کے لیے ، لیکن عورتوں کے لیے ایسا لباس پہننے کی ممانعت زیادہ شدید ہے ، کیونکہ ان کے ساتھ فتنہ اور زیادہ ہوتا ہے.

لیکن ایسے لباس میں نماز ادا کرنے کے متعلق یہ ہے کہ : اگر کسی شخص نے ایسے لباس میں نماز ادا کی اور اس کا ستر اس لباس میں چھپا ہوا ہو تو اس کی نماز صحیح ہوگی ؛ کیونکہ ستر چھپا ہوا ہے ، لیکن ایسا تنگ لباس پہننے پر وہ گنہگار ہے ؛ اس لیے کہ لباس تنگ ہونے کی بنا پر نماز کے قوانین میں کچھ خلل پیدا ہوگا ، یہ تو ایک جانب سے ہے ، اور دوسری جانب سے یہ فتنہ کا باعث بھی ہے ، اور پھر ایسے لباس والے کی طرف نظریں بھی اٹھنے کا باعث بنے گا ، خاص کر جب ایسا لباس عورت پہن لے تو اور بھی شدید فتنہ کا باعث بنے گی.

اس لیے عورت پر واجب اور ضروری ہے کہ کھلا لباس پہن کر اپنے آپ کو چھپا کر رکھے ، اور اس کے کسی بھی عضو کا حجم ظاہر نہ ہوتا ہو ، اور نہ ہی اس کی طرف نظریں اٹھنے کا باعث بنے ، اور نہ ہی اس کا لباس باریک اور شفاف ہو ، بلکہ عورت ایسا لباس زیب تن کرے جو اس کے سارے جسم کے ستر کو چھپا کر رکھے " انتہی.

دیکھیں : المنتقی من فتاوی الشیخ صالح الفوزان (454/3).

اور بعض علماء کرام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان :

"لباس پہنے ہوئے بھی عورتیں ننگی ہونگی"

کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ : ان عورتوں نے تنگ لباس پہنا ہوگا.

واللہ اعلم.